

2 حقیقی شعبہ

2.1 عمومی جائزہ

سالانہ منصوبہ برائے 17-2016ء میں نمو کی رفتار میں مزید اضافہ شامل تھا: جی ڈی پی کی نمو کا ہدف 5.7 فیصد رکھا گیا جو گزشتہ برس کی 4.7 فیصد کی نمو سے زیادہ تھا۔ فرض کیا گیا کہ بہتر معاشی کارکردگی صنعتی شعبے میں احیا، نجی شعبے کے قرضوں میں اضافہ اور امن و امان کی صورت حال میں بہتری کی وجہ سے آئے گی۔

کپاس کی فصل میں معتدل بہتری اور گنے کی ایک اور بھرپور فصل زرعی شعبے کے لیے حوصلہ افزا علامتیں ہیں۔ اسی طرح مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران خدمات کے شعبے میں مواصلات اور نقل و حمل کے شعبوں کی کارکردگی بہتر رہی۔ دوسری طرف پیٹرولیم مصنوعات، سگریٹ، کاسٹک سوڈا اور پٹ سن کی مصنوعات کی کم پیداوار کی وجہ سے بڑے پیمانے کی اشیا سازی (ایل ایس ایم) میں گزشتہ برس کی نسبت سست روی نظر آئی۔ حوصلہ افزا طور پر کئی دیگر صنعتوں میں مستقل نمود کھائی دی جن میں گاڑیاں، کھاد، دواسازی اور تعمیرات سے متعلق صنعتیں شامل ہیں۔

چنانچہ، توانائی کی بہتر دستیابی؛ صنعتوں کے لیے گیس کے نرخوں میں حالیہ کمی؛ قرض گیری کی کم لاگت؛ اور انفراسٹرکچر کے جاری منصوبوں کے لیے مالی سال 17ء کی نمو کا نتیجہ بڑے پیمانے کی اشیا سازی پر منحصر ہو گا۔ یہ اس لیے بھی اہم ہے کہ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نموبڑھنے کے تھوک اور خردہ تجارت پر بھی مضبوط اثرات پڑیں گے جو خدمات کے ایک اہم ذیلی شعبوں میں سے ایک ہے۔

2.2 شعبہ فصل

خریف کے موسم کے بارے میں ابتدائی معلومات سے فصل کے شعبے میں کچھ بہتری کا اظہار ہوتا ہے، کیونکہ کپاس، گنے اور مکئی کی فصلیں (اہم فصلوں کے اضافہ قدر میں 44 فیصد کے لگ بھگ) گزشتہ برس کی پیداوار سے بڑھ گئے۔ تاہم شعبہ فصل کی بہتر کارکردگی دشواریوں سے خالی نہیں: چاول کی فصل گزشتہ برس کی سطح سے نیچے چلی گئی اور کپاس کی بحالی میں بہتری کے باوجود یہ اب بھی اپنے ہدف سے خاصی کم رہی۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

زرعی خام مال کی صورت حال خاصی حد تک بہتر ہو گئی ہے۔ زرعی پیداوار کے تینوں اہم عوامل (پانی کی دستیابی، زرعی مالکاری، اور کھاد کا استعمال) میں نمایاں طور پر اضافہ ہوا ہے۔ آخراً، کپاس اور چینی کے عالمی نرخوں میں اب اضافہ ہونا شروع ہوا ہے جو آگے چل کر ملکی کاشت کاروں کے لیے فائدہ مند ہو گا۔

کپاس

تازہ ترین تخمینوں کے مطابق، مالی سال 17ء میں کپاس کی مجموعی پیداوار 10.5 ملین گانٹھوں تک پہنچنے کا امکان ہے، جو گزشتہ برس کے مقابلے میں 6.3 فیصد اضافہ ظاہر کر رہی ہے، لیکن 14.1 ملین گانٹھوں کے ہدف سے خاصی کم ہے (جدول 2.1)۔¹

| جدول 2.1: کپاس کی فصل کی کارکردگی | | | | | | |
|--|--------|-------|--------|--------|-------|--------------|
| م 15ء | | م 16ء | | م 17ء | | نمو فیصد میں |
| | | | | | | ہدف |
| | | | | | | م 16ء |
| | | | | | | م 17ء |
| رقبہ ہزار ہیکٹر میں | | | | | | |
| پنجاب | 2,323 | 2,243 | 2,310 | 1,776 | -3.4 | -20.8 |
| سندھ | 596 | 621 | 660 | 636 | 4.2 | 2.4 |
| پاکستان | 2,961 | 2,902 | --- | 2,452 | -2.0 | -15.5 |
| پیداوار ہزار گانٹھوں میں | | | | | | |
| پنجاب | 10,277 | 6,343 | 9,500 | 6,903 | -36.8 | 8.8 |
| سندھ | 3,573 | 3,476 | 4,500 | 3,600 | -2.7 | 3.6 |
| پاکستان | 13,960 | 9,917 | 14,100 | 10,542 | -29.0 | 6.3 |
| یافتہ کلگرام فی ہیکٹر | | | | | | |
| پنجاب | 752 | 493 | 699 | 661 | -34.4 | 34.1 |
| سندھ | 1,019 | 952 | 1,160 | 962 | -6.6 | 1.1 |
| پاکستان | 802 | 581 | --- | 731 | -27.6 | 25.8 |
| ماخذ: کاٹن کراپ ایسوسی ایشن؛ منصوبہ بندی کمیشن | | | | | | |

ماخذ: کاٹن کراپ اسیسمنٹ کمیٹی؛ منصوبہ بندی کمیشن

صوبہ پنجاب میں بوائی کے رقبے میں تیزی سے کمی کپاس کی پیداوار میں توقع سے کم بحالی کی اہم وجہ ہے۔ خاص طور پر، گزشتہ سال کی فصل میں غیر معمولی نقصانات (کیڑوں کے حملے کے باعث) اور بوائی کے موقع پر ملک میں کپاس کی کم قیمتوں کی وجہ سے کاشت کار کپاس کی جگہ دوسری فصلوں (جیسے گنا اور مکئی) کی جانب متوجہ ہو گئے۔² چنانچہ، پنجاب میں کپاس کی کاشت کے رقبے

¹ کپاس کی فصل سے متعلق جائزہ کمیٹی (سی سی اے سی) نے 5 دسمبر 2016ء کو منعقدہ اپنے اجلاس میں فصل کے تخمینوں میں کمی کر کے 10.5 ملین گانٹھیں کر دیں، جبکہ اس سے پہلے ان کا تخمینہ 11.0 ملین تھا۔

² کپاس کی فصل کو مالی سال 16ء میں خاصے نقصانات کا سامنا رہا جب پنجاب میں حشرات اور کیڑوں کے حملے کی وجہ سے مجموعی پیداوار 9.9 ملین گانٹھیں تھی، جو کہ گزشتہ چار مسلسل برسوں کی اوسط 13 ملین گانٹھوں سے زائد کے مقابلے میں انتہائی کم ہے۔ کاشت کاروں کو اس وقت مزید دشواری پیش آئی جب فصل کو پہنچنے والے شدید نقصانات کے باوجود ملوں میں کپاس کے دستیاب ذخائر کی وجہ سے ملکی قیمتیں کم رہیں۔ اسی دوران، کپاس کی درآمد بھی سستی ہو گئی کیونکہ کپاس کی عالمی قیمتیں جو پہلے ہی سے کم تھیں، مارچ 2016ء میں 6 سال کی کم ترین سطح پر آ گئیں۔

میں گزشتہ برس کے مقابلے میں 20 فیصد سے زائد کمی آگئی۔^{3، 4}

دستیاب معلومات کے مطابق، مکئی اور گنے کی طرف منتقلی سے اس رقبے میں تقریباً 35 فیصد کی کمی دکھائی دی۔ اگرچہ کچھ رقبے پر چھوٹی فصلیں کاشت کی گئیں، تاہم اطلاعات ہیں کہ کاشت کاروں نے اس بار اپنے کھیت غیر مزروعہ چھوڑ دیے (باکس 2.1)۔ جہاں تک فصل کی یافت کا تعلق ہے، صوبے کی 9.5 ملین گانٹھوں کے پیداواری ہدف کو پورا کرنے کے لیے یہ تیز اضافہ ناکافی تھا۔⁵

باکس 2.1: پنجاب میں خریف کی فصل کے رقبے میں تبدیلیاں

گزشتہ دو برس سے پنجاب میں خریف کی اہم فصل کے ذیل میں آنے والا رقبہ کم ہو رہا ہے (جدول 2.1.1)۔ یہ کمی 2016ء میں خاصی نمایاں ہوئی جب یو آئی 356 ہزار ہیکٹر گھٹ گئی۔ رقبے میں سب سے زیادہ کمی کپاس کی فصل (467 ہزار ہیکٹر) اور اس کے بعد چاول (79 ہزار ہیکٹر) میں درج کی گئی۔⁶

جدول 2.1.1: پنجاب میں مختلف فصلوں کے زیر کاشت رقبے میں تبدیلی

ہزار ہیکٹر

| ڈویژن | خریفہ 2015ء | | | | | خریفہ 2016ء | | | | |
|-----------|-------------|------|------|------|------|-------------|------|------|------|------|
| | گنا | مکئی | چاول | کپاس | کل | گنا | مکئی | چاول | کپاس | کل |
| پنجاب | -5 | 12 | -98 | -80 | -171 | 87 | 103 | -79 | -467 | -356 |
| راولپنڈی | 0 | -2 | 0 | 0 | -3 | 7 | 7 | 0 | 0 | 7 |
| سرگودھا | -4 | 6 | -8 | -6 | -12 | 13 | -7 | -9 | -27 | -30 |
| فیصل آباد | -5 | 0 | -11 | -4 | -20 | 23 | 0 | -14 | -39 | -30 |
| گجراتوالہ | 1 | 2 | -41 | 0 | -39 | 5 | -4 | -22 | 0 | -21 |
| لاہور | -6 | 2 | -43 | -3 | -50 | 1 | -8 | -28 | -4 | -39 |
| ساہیوال | -2 | -1 | 4 | 0 | 0 | 0 | 55 | -11 | -60 | -16 |
| ملتان | 0 | 3 | -6 | -6 | -10 | 8 | 55 | 13 | -197 | -121 |
| ڈی جی خان | -1 | 2 | -2 | -21 | -22 | 7 | -1 | -1 | -53 | -48 |
| بہاولپور | 11 | 0 | 10 | -38 | -17 | 29 | 5 | -6 | -86 | -58 |

ماخذ: پنجاب میں فصل کی رپورٹنگ کامرکز

تفصیلی معلومات سے ظاہر ہوتا ہے کہ بالخصوص ساہیوال اور ملتان کے ڈویژنوں میں، اس رقبے کا کچھ حصہ کپاس سے مکئی کی طرف منتقل ہوا۔ اسی طرح گنا بھی ایک اور فصل ہے جو زیادہ علاقے پر پھیل رہی ہے (مثلاً بہاولپور، فیصل آباد اور سرگودھا کے ڈویژنوں میں)۔

زیادہ اہم بات یہ ہے کہ، کپاس اور چاول کے حوالے سے ضائع ہونے والے رقبے کے تقریباً 65 فیصد کا کوئی حساب نہیں۔ جبکہ اس رقبے کے ایک حصے پر سبزیاں اور دالیں کاشت کی گئی ہیں، اور خبریں ہیں کہ ڈیرہ غازی خان میں کچھ علاقہ (جو حالیہ سیلابوں سے متاثر ہوا) اس موسم میں غیر کاشت چھوڑ دیا گیا ہے۔

³ ملکی کپاس کی پیداوار میں صوبہ پنجاب کا حصہ عام طور پر 70 فیصد سے زائد ہوتا ہے۔

⁴ یہ پنجاب میں 86-1985ء کے بعد، جب کپاس کا زیر کاشت رقبہ 1,746 ہزار ہیکٹر تھا، کپاس کا سب سے کم ترین رقبہ ہے۔

⁵ مالی سال 16ء میں فصل کی یافت پہلے ہی 493 کلو گرام فی ہیکٹر رہ گئی تھی جبکہ گزشتہ چار برسوں میں اس کی اوسط 727 کلو گرام فی ہیکٹر تھی۔

⁶ میز کے دوران ملتان، بہاولپور، ساہیوال، اور ڈی جی خان کے ڈویژنوں میں کپاس کی فصل میں مجموعی طور پر 85 فیصد کی کمی نظر آئی۔

حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ، حکومت کی جانب سے آگاہی مہم کے نتیجے میں اس سال کسان کھڑی فصلوں پر حشرات اور کیڑوں کے حملے سے نمٹنے کے لیے بہتر طور پر تیار تھے۔⁷ مزید یہ کہ کپاس کی ملکی قیمتوں میں اضافے سے بھی کاشت کاروں کو کیڑوں کے انتظام کے لیے مزید سرمایہ لگانے کی گنجائش مل گئی۔⁸ چنانچہ، کپاس کی گلابی سنڈی کے حملوں کی کثرت کے باوجود کپاس کی فصل کے نقصانات کافی حد تک محدود رہے۔ دراصل، زیادہ قیمت سے استفادے کے لیے کچھ کسان اپنی فصل کی تیسری یا چوتھی چنائی تک انتظار کر سکتے ہیں۔ ان تمام مثبت پیش رفتوں کے باوجود، اب بھی مجموعی پیداوار ملکی طلب سے کم رہے گی، لہذا اس سال بھی کپاس کی درآمد کی ضرورت ہے۔⁹

عالمی منڈیوں میں مارچ 2016ء سے کپاس کی قیمتوں میں بتدریج استحکام کاشت کاروں کے تناظر میں ایک حوصلہ افزا پیش رفت ہے۔¹⁰ اس رجحان کے آگے بھی جاری رہنے کا امکان ہے جو اس امر سے ظاہر ہے کہ بین الاقوامی کپاس مشاورتی کمیٹی (آئی سی اے سی) نے چین میں کپاس کی بڑھتی کھپت اور 2016-17ء کے لیے عالمی پیداواری تخمینوں میں کمی کی بنا پر کپاس کی قیمتوں میں اضافے کی پیش گوئی کی۔¹¹ دراصل آئی سی اے سی کے مطابق، کپاس کی عالمی کھپت 2016-17ء میں مسلسل دوسرے سال بھی کپاس کی پیداوار سے تجاوز کر جائے گی۔ کپاس کی قیمتوں میں عالمی سطح پر اضافے کا رجحان ملکی منڈی میں بھی قیمتوں کے منظر نامے پر اثر انداز ہو گا جہاں گزشتہ کئی سال سے کاشتکار مسلسل پست قیمتوں کے باعث مشکلات کا شکار ہیں۔

گنتا

گنے کی فصل کے ابتدائی تخمینے بہت امید افزا صورت پیش کرتے ہیں کیونکہ اس کی پیداوار 71 ملین ٹن سے اوپر جانے کی توقع ہے جو اس سال کے ہدف 67.5 ملین ٹن سے بآسانی آگے بڑھ جائے گی (جدول 2.2)۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کپاس کی فصل کو گزشتہ کئی

⁷ سندھ اور پنجاب کی صوبائی حکومتوں نے کیڑوں کے حملے کے خلاف کپاس کی پٹی میں زور و شور سے آگاہی مہم شروع کی۔
⁸ پاکستان میں توقع سے کم فصل کی رپورٹوں، پست ذخائر، اور عالمی قیمتوں میں بتدریج بحالی سے کپاس کی مارکیٹ میں ملکی قیمتوں میں اضافہ ہوا۔ چنانچہ، مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کپاس کی پھٹی کی قیمت میں 35 فیصد سے زائد کا سال بسال اضافہ ہوا ہے۔
⁹ مالی سال 17ء میں بھی گزشتہ برس کے مقابلے میں زائد فصل کے باوجود کپاس کی درآمد کی مانگ بلند رہنے کا امکان ہے، کیونکہ ملیں اپنے ذخائر کا کچھ حصہ استعمال کر چکی ہیں۔

¹⁰ 'اے' انڈیکس کپاس کی قیمتیں مارچ 2016ء کے 1443 ڈالر فی ٹن سے اکتوبر 2016ء میں 1729 ڈالر فی ٹن ہو گئیں۔
¹¹ بالخصوص، آئی سی اے سی نے حال ہی میں 2016-17ء کے لیے اپنے تخمینوں پر نظر ثانی کی ہے اور جون میں جاری کردہ 23 ملین ٹن سے کم کر کے 22.4 ملین ٹن کر دیا ہے۔ 2016-17ء کے اختتام پر موجود ذخائر کی پیشین گوئی بھی 19.7 ملین ٹن سے کم ہو کر 17.8 ملین ٹن رہ گئی۔

| جدول 2.2: مٹنے کی کارکردگی | | | | | | |
|----------------------------|--------|----------|--------|----------|----------|---------------|
| موسم 15ء | | موسم 16ء | | موسم 17ء | | موسم فیصد میں |
| ہدف | | تحقیق | | 16ء | موسم 17ء | |
| رقبہ ہزار ہیکٹر میں | | | | | | |
| پنجاب | 711 | 706 | 690 | 792 | -0.7 | 12.2 |
| سندھ | 317 | 313 | 320 | 318 | -1.2 | 1.7 |
| خیبر پختونخوا | 113 | 113 | 114 | 115 | 0.2 | 2.0 |
| پاکستان | 1,141 | 1,132 | 1,125 | 1,225 | -0.8 | 8.2 |
| پیداوار ہزار ٹن میں | | | | | | |
| پنجاب | 41,074 | 41,961 | 43,000 | 47,115 | 2.2 | 12.3 |
| سندھ | 16,614 | 17,984 | 19,000 | 18,289 | 8.2 | 1.7 |
| خیبر پختونخوا | 5,107 | 5,498 | 5,500 | 5,592 | 7.7 | 1.7 |
| پاکستان | 62,826 | 65,575 | 67,535 | 71,023 | 4.4 | 8.3 |
| نیافت کلوگرام فی ہیکٹر میں | | | | | | |
| پنجاب | 57,802 | 59,460 | 62,319 | 59,489 | 2.9 | 0.05 |
| سندھ | 52,459 | 57,495 | 59,375 | 57,513 | 9.6 | 0.03 |
| خیبر پختونخوا | 45,396 | 48,786 | 48,246 | 48,626 | 7.5 | -0.33 |
| پاکستان | 55,087 | 57,934 | 60,031 | 57,978 | 5.2 | 0.08 |

ماخذ: وزارت قومی غذائی تحفظ و تحقیق

برس سے متواتر پیش آنے والے مسائل کے باعث گنے کی فصل کاشت کاروں کے لیے (بالخصوص پنجاب میں) مزید محفوظ اور منافع بخش انتخاب بن گئی ہے۔ مزید برآں، کسی قدر زائد یافت کے باعث بھی اس کی پیداوار میں بہتری آئی ہے۔

گذشتہ کئی برسوں سے حکومت گئے کی سرکاری قیت
بلند رکھ کر کاشت کاروں کو کم قیتوں کے خطرے سے
تحفظ فراہم کر رہی ہے۔¹² چونکہ پالیسی نے کاشت
کاروں کے لیے مستحکم منافع یقینی بنایا، خاص طور پر جب
چینی کی بین الاقوامی قیمتیں (اوائس 2011ء کے 650
ڈالر سے وسط 2015ء میں تقریباً 250 ڈالر فی ٹن) کم
ہوئیں، تو اس ترغیب سے گئے کی فصل کو مزید توجہ ملی۔

کچھ عرصے سے چینی کم ہوتے ہوئے عالمی ذخائر کی وجہ سے عالمی منڈی میں اس کی قیمتوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔¹³ نتیجتاً، چینی کے اضافی ملکی ذخیرے کی برآمد اس صنعت کے لیے ایک قابل عمل راستہ بن گیا ہے۔¹⁴

¹² عالمی منڈی میں قیمتیں خاصی کم ہونے کے باوجود چینی کی ملکی قیمتیں مستحکم رہیں۔ تاہم معاون پالیسی نے حکومت کے زیرِ اعانت کے بغیر چینی کی برآمد کو ناممکن بنا دیا ہے۔

¹³ پچھلے سال سے اب تک چینی کے عالمی ذخائر 17.5 فیصد کم ہوئے ہیں اور 2017ء میں مزید 13 فیصد کمی کا امکان ہے جس کے نتیجے میں اکتوبر 2016ء میں چینی کی قیمتیں 490 ڈالر فی ٹن تک پہنچ گئیں جبکہ ایک سال پہلے یہ 307 ڈالر تھیں۔

¹⁴ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ 2016-17ء کے کچل کاری کے آغاز سے پہلے چینی کے ملکی ذخائر 1.8 ملین ٹن تھے۔ اس سال کی بھرپور فصل بھی موجودہ ذخائر میں اضافہ کر دے گی۔

چاول

حالیہ تخمینوں کے مطابق، چاول کی پیداوار مالی سال 17ء کے ہدف اور گزشتہ برس کی سطح دونوں کے کم رہنے کا امکان ہے (جدول 2.3)۔ اس کی کامرکز پنجاب ہے جہاں باسستی سب سے زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ برآمدی مقدار، بالخصوص باسستی کی مقدار میں کمی سے چاول کی ملکی قیمتوں میں کمی آئی جو اس فصل کی کاشت کے رقبے میں کمی کا سبب بنی۔¹⁵ بعض واقعات میں کاشت کار حضرات نے گتے اور ملکی کی فصلیں لگائیں، جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا۔

تاہم، سندھ میں چاول کی پیداوار بحال ہوئی جو گزشتہ برس کم تھی۔ اس بہتری کی بنیادی وجہ چاول کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ تھا، کیونکہ فصل کی یافت گزشتہ برس جتنی رہی۔ قابل غور بات یہ ہے کہ سندھ میں زیادہ تر اری اور دوغلی نسل کے چاول کاشت کیے جاتے ہیں۔

خام مال کی صورت حال

خریف کے پورے موسم کے دوران خام مال کی مجموعی صورت حال مناسب رہی۔ آب پاشی کے لیے پانی کی دستیابی پچھلے سال کے مقابلے میں 9 فیصد بہتر ہوئی جس نے پنجاب میں کپاس کی پٹی میں بارش کی کمی کا ازالہ کر دیا۔

مزید یہ کہ، حکومتی تعاون پر مبنی اعانتی پروگرام کے تحت

| جدول 2.3: چاول کی کارکردگی | | | | | | |
|----------------------------|-------------|-------|--------|-------|-------------|------|
| رقبہ ہیکٹر میں | م 15ء م 16ء | | م 17ء | | م 16ء م 17ء | |
| | ہدف | | تخمینے | | م 16ء م 17ء | |
| پنجاب | 1,877 | 1,789 | 1,800 | 1,702 | -4.7 | -4.9 |
| سندھ | 782 | 720 | 750 | 745 | -7.9 | -3.6 |
| پاکستان | 2,891 | 2,748 | 2,794 | 2,657 | -4.9 | -3.3 |
| پیداوار ہزار ٹن میں | | | | | | |
| پنجاب | 3,648 | 3,512 | 3,500 | 3,348 | -3.7 | -4.7 |
| سندھ | 2,653 | 2,573 | 2,600 | 2,664 | -3.0 | -3.6 |
| پاکستان | 7,003 | 6,811 | 6,838 | 6,640 | -2.7 | -2.5 |
| یافت کلوگرام فی | | | | | | |
| پنجاب | 1,944 | 1,963 | 1,944 | 1,967 | 1.0 | 0.2 |
| سندھ | 3,393 | 3,574 | 3,467 | 3,574 | 5.3 | 0.0 |
| پاکستان | 2,423 | 2,478 | 2,447 | 2,499 | 2.3 | 0.9 |

ماخذ: وزارت قومی غذائی تحفظ و تحقیق

¹⁵ چاول کی برآمدی مقدار 23 فیصد گھٹ گئی ہے، جبکہ قدری اعتبار سے مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں چاول کی برآمدات 20 فیصد یا 160 ملین ڈالر کم ہوئی ہیں۔
¹⁶ ملکی سطح پر باسستی کی قیمتیں 4 سے 11 فیصد سال بسال کم ہوئی ہیں، جبکہ اری کی قیمتیں اپنی سطح پر برقرار ہیں۔

کھادوں کی قیمتوں میں کمی سے خریف کے رواں موسم میں یوریا اور ڈی اے پی دونوں کی طلب میں اضافہ ہوا۔¹⁷ مالی سال 17ء کے لیے حکومت کھاد پر 28 ارب روپے (17.2 اور 10.8 ارب روپے بالترتیب یوریا اور ڈی اے پی کے لیے) ذرائع کا اعلان کر چکی ہے۔ حکومت نے یوریا پر جی ایس ٹی کی حالیہ شرح کو 17 فیصد سے کم کر کے 5 فیصد کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ ذرائع کے اس انتظام نے نہ صرف حالیہ فصل کے لیے انتہائی ضروری تقویت فراہم کی بلکہ آنے والے ربیع کے موسم میں، خاص طور پر گندم کی پیداوار میں بھی اضافے کا سبب بنے گا۔

خریف 2016ء کے دوران زرعی قرضے کی نمو 10.2 فیصد رہی جبکہ گزشتہ برس کے اسی دورانیے میں اس میں 22.9 فیصد نمو حاصل ہوئی تھی (جدول 2.4)۔ دوسری طرف ٹریڈروں کی خریداری کے لیے کم تقسیم کے باعث ترقیاتی قرضوں میں کمی نظر آئی۔

| جدول 2.4: خریف کے دوران زرعی قرضے | | | | |
|-----------------------------------|-------|-------|--------------|-------|
| بلین روپے | | | | |
| | 2015 | 2016 | نمو فیصد میں | |
| | 2015 | 2016 | | |
| پیداواری قرضے | 255.7 | 291.1 | 23.3 | 13.8 |
| ترقیاتی قرضے | 31.6 | 25.5 | 19.6 | -19.2 |
| کل | 287.3 | 316.6 | 22.9 | 10.2 |

ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

2.3 بڑے پیمانے کی اشیاء سازی

جولائی تا ستمبر مالی سال 17ء کے دوران بڑے پیمانے کی مجموعی

اشیاء سازی میں 2.2 فیصد نمو ہوئی جو گزشتہ برس کے اسی

دورانیے کے 3.9 فیصد کے مقابلے میں نمایاں طور پر سست ہے

(جدول 2.5)۔ اگرچہ گزشتہ برس کی بلند اساس کے اثرات

اس کم نمو کی جزوی وجہ ہو سکتے ہیں، تاہم سگریٹ، چمڑا،

پیپر ولیم مصنوعات، پٹ سن کی مصنوعات، اور کاسٹک سوڈا کی طرف سے ایک بڑا دھچکا آیا۔ مزید برآں، ٹیکسٹائل اور غذا (جو بڑے

پیمانے کی اشیاء سازی میں آدھے وزن کے حامل ہیں) کی کارکردگی اس عرصے میں پست رہی۔ دوسری طرف تعمیرات سے متعلق صنعتوں،

گاڑیوں، کھاد اور دوا سازی میں زیر جائزہ مدت کے دوران پائیدار نمود کھائی دی۔

اشیاء سازی کے شعبے میں توانائی کی بہتر دستیابی: قرض گیری کی مسلسل کم لاگت؛ ملک میں مثبت معاشی منظر نامے؛ اور انفراسٹرکچر کے

جاری منصوبوں سے فائدے کے حصول کی توقع ہے۔ مزید یہ کہ، کپاس کی قیمتوں میں حالیہ بحالی سے بھی ٹیکسٹائل کے شعبے کو، جو مجموعی

بڑے پیمانے کی اشیاء سازی اور ملکی برآمدات کا ایک اہم جز ہے، کچھ تقویت ملے گی۔

¹⁷ یوریا اور ڈی اے پی کی قیمتوں میں نہ صرف یہ کہ 25 فیصد سے زائد (سال بسال) کمی ہوئی بلکہ سیزن کے دوران ان کے استعمال میں بھی بالترتیب 11.5 فیصد اور 68.1 فیصد کا اضافہ ہوا۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ، سیمنٹ اور فولاد کے شعبوں میں کئی فرمیں پہلے ہی اپنی استعداد میں اضافے کے لیے سرمایہ کاری کر رہی ہیں؛ ریفائنریاں اپنے پلانٹس کو بہتر بنارہی ہیں؛ اور کئی ٹیکسٹائل فرمیں توازن، جدت اور تبدیلی (نی ایم آر) کے عمل سے گزر رہی ہیں اور کونسلے سے چلنے والے یا کمیٹیو پاور پلانٹس وغیرہ کی تنصیب کر رہی ہیں۔¹⁸

مزید برآں، کئی غیر ملکی کمپنیاں ملکی سرمایہ کاروں کی شراکت سے معیشت کے مختلف شعبوں میں منصوبے شروع کرنے میں دلچسپی رکھتی ہیں۔¹⁹

شعبہ دار تجزیہ

گاڑیاں

مالی سال 17ء کے جولائی تا ستمبر کے دورانیے میں گاڑیوں کے شعبے کی نموسست روی کا شکار رہی، جو خاص طور پر گزشتہ برس اپنا روزگار اسکیم کے ختم ہونے کی عکاس ہے۔ اس اسکیم کو خارج کر کے دیکھا جائے تو

| جدول 2.5: بڑے پیمانے کی ایسا سازی میں مالی سال 17ء جولائی تا ستمبر سال مالی نمو فیصد | | | | |
|--|--------------|---------|-------------|---------|
| وزن | سال مالی نمو | | نمو میں حصہ | |
| | م س 16ء | م س 17ء | م س 16ء | م س 17ء |
| بڑے پیمانے کی | | | | |
| ایسا سازی | 70.3 | 3.9 | 2.2 | -0.01 |
| ٹیکسٹائل | 21.0 | 0.7 | -0.03 | 0.23 |
| سوتلی دھاگہ | 13.0 | 1.3 | 0.3 | 0.06 |
| سوتلی پیرے | 7.2 | 0.6 | 0.2 | 0.02 |
| پٹن کی اشیا | 0.3 | -19.4 | -52.8 | -0.07 |
| غذا | 12.4 | 4.4 | -0.9 | 0.66 |
| چینی | 3.5 | 0.0 | 0.0 | 0.00 |
| سگریٹ | 2.1 | -4.2 | -42.8 | -0.09 |
| نہائی تھی | 1.1 | 3.9 | -0.1 | 0.06 |
| خوردنی تیل | 2.2 | 7.7 | 3.0 | 0.28 |
| ٹھٹھے مشروبات | 0.9 | 12.7 | 17.1 | 0.42 |
| پٹرولیم مصنوعات | 5.5 | 4.5 | -3.4 | 0.32 |
| فولاد | 5.4 | -5.3 | 13.0 | -0.20 |
| غیر دھاتی معدنیات | 5.4 | 4.7 | 9.2 | 0.49 |
| سیمنٹ | 5.3 | 4.8 | 9.5 | 0.49 |
| گاڑیاں | 4.6 | 31.4 | 3.8 | 1.73 |
| کھاد | 4.4 | 15.1 | 6.5 | 0.92 |
| دواسازی | 3.6 | 7.2 | 8.0 | 0.60 |
| کاغذ | 2.3 | -22.6 | 6.1 | -1.03 |
| کیمیکلز | 1.7 | 13.9 | -4.1 | 0.35 |
| کالنگ سوڈا | 0.4 | 36.7 | -20.5 | 0.16 |
| چرمی مصنوعات | 0.9 | -0.2 | -19.1 | 0.00 |

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

¹⁸ پاکستان کی سیمنٹ کی صنعت، استعداد کے مجموعی 22 ملین ٹن (شمالی خطے کی فرمیں 14.7 ملین ٹن اور جنوب کی 7.3 ملین ٹن شامل کریں گی) اعلانات کے ساتھ ایک توسیعی مرحلے میں داخل ہو چکی ہے۔ فولاد کے شعبے میں، امریلی اسٹیل اپنی پیداواری استعداد بڑھا کر دو گنی کرنے کو بالکل تیار ہے، اس نے سالانہ تین لاکھ ٹن کی تخمینہ شدہ استعداد کا حامل ایک نیا پلانٹ نصب کیا ہے۔ اسی طرح، ریفائنریاں بھی اپنے پیٹرول کامعیار بہتر بنانے کی کوشش کر رہی ہیں کیونکہ حکومت موجودہ پیٹرول کو اعلیٰ معیار کی موٹر گیسولین سے بدلنے کا منصوبہ رکھتی ہے۔

¹⁹ مثلاً، گندھارا انسان لمینڈ رینالٹ کے ساتھ، گاڑی سازی میں جس کا دنیا میں دسواں نمبر ہے، اشتراک کو بالکل تیار ہے۔ اس منصوبے میں تقریباً 100 ملین ڈالر کی سرمایہ کاری متوقع ہے جس میں لگ بھگ 60 فیصد غیر ملکی سرمایہ کاری ہوگی۔ اسی طرح، گھریلو سازو سامان بنانے والی ترکی کمپنی ایکریلک اے ایس اور ڈیری مصنوعات کی بہت بڑی ڈچ کمپنی رائل فرائز لینڈ کمپنیاں این وی بھی پاکستان میں ادارے حاصل کر رہی ہیں۔

گاڑیوں کے شعبے کے ہر جڑ میں مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں بھرپور نمو نظر آئی (جدول 2.6)۔

کار کے زمرے میں ایک مقامی کار ساز ادارے نے مسافر کار کا نیا ماڈل پیش کیا جسے صارفین کی جانب سے انتہائی پسند کیا گیا۔²⁰ اسی طرح، ٹریکٹرز کی فروخت میں اضافے کی وجہ مالی سال 17ء کے وفاقی بجٹ میں جزل سیلز ٹیکس میں 5 فیصد کمی اور کسان پیکیج کے تحت اعلان کردہ اعانت کو قرار دیا جاسکتا ہے۔²¹ اسی طرح حکومت کی جانب سے ترقیاتی منصوبوں پر توجہ میں اضافے اور ملک میں امن و امان کی بہتر صورت حال کی وجہ سے کمرشل گاڑیوں (ٹرکوں اور بسوں) کی طلب میں اضافہ ہوا۔

| جدول 2.6: گاڑیوں کی پیداوار اور فروخت یونٹس کی تعداد | | | | | |
|---|---------|----------------------|---------|----------------------|-------|
| نمو فیصد | فروخت | م س 16ء پہلی سہ ماہی | | م س 17ء پہلی سہ ماہی | |
| | | پیداوار | فروخت | پیداوار | فروخت |
| مسافر گاڑیاں | 43,659 | 41,405 | 45,133 | 44,372 | -3.3 |
| اپنا روزگار اسکیم کے علاوہ | 38,601 | 36,715 | 35,403 | 34,476 | 6.5 |
| ٹرک | 1,798 | 1,662 | 1,127 | 1,039 | 59.5 |
| بیس | 372 | 331 | 222 | 192 | 67.6 |
| ایل سی ڈی، دیوین اور جیپ | 7,018 | 6,095 | 10,478 | 10,198 | -33.0 |
| اپنا روزگار اسکیم کے علاوہ | 1,899 | 1,585 | 1,175 | 1,101 | 61.6 |
| ٹریکٹر | 7,237 | 7,004 | 7,316 | 6,745 | -1.1 |
| موٹر سائیکل اور تین پہیوں کی سواریاں | 362,955 | 362,554 | 326,191 | 321,389 | 11.3 |
| ماخذ: پاکستان آٹوموٹو مینوفیکچررز ایسوسی ایشن | | | | | |

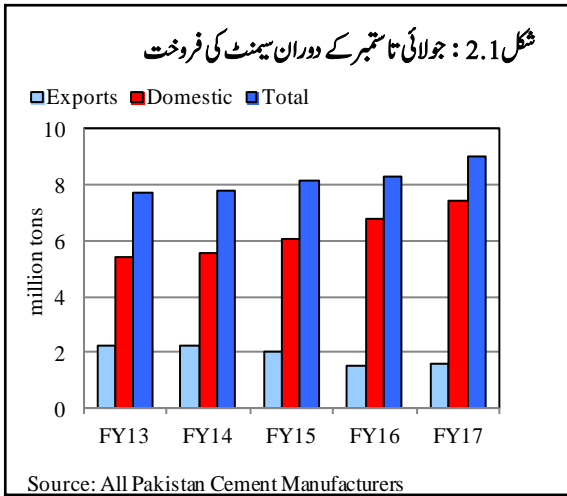
سیمنٹ اور فولاد

سرکاری شعبوں میں جاری ترقیاتی کاموں اور نجی شعبے کے بڑے رہائشی منصوبوں میں مستقل مضبوط مانگ کے باعث سیمنٹ اور فولاد کی کارکردگی حوصلہ افزا رہی۔ درحقیقت، مالی سال 17ء کے جولائی تا ستمبر کے دوران محض سیمنٹ کی صنعت ہی نے مجموعی بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو میں تقریباً 45 فیصد حصہ ڈالا (شکل 2.1)۔

²⁰ صارفین کا رد عمل بہت پر جوش تھا، نئے ماڈل کی آمد کے پہلے دو ماہ کے اندر اس کی 10,000 سے زائد بکنگ ہو گئی تھی۔

²¹ مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹریکٹروں کی فروخت میں اضافہ ہوا ہے، لیکن خریف کے دوران ٹریکٹر خریداری کے قرضوں کی فراہمی میں کمی آئی ہے (دیکھیے اسی باب کا سیکشن خام مال کی صورت حال)۔

کوئلہ، جو سینٹ کی تیاری میں مجموعی طور پر 30 فیصد سے زائد حصہ لینے والا ایک اہم خام مال ہے، کی عالمی قیمتوں میں حالیہ اضافے کے باوجود یہ شعبہ اپنے منافع کو بہتر بنانے کے قابل ہو چکا ہے۔^{23,22} مقامی مستحکم طلب کے باعث یہ صنعت کوئلے کی بڑھی ہوئی قیمت کے اثرات صارفین تک پوری طرح منتقل کرنے کے قابل ہوئی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ، کوئلے کی قیمتیں جو (چین کے اپنی کانکنی کی پیداوار کو محدود کرنے کے فیصلے کے رد عمل میں) تیزی سے بڑھی تھیں اب کم ہو سکتی ہیں کیونکہ چین اس سے پہلے عائد کی گئی پابندیوں کا فیصلہ حال ہی میں واپس لے چکا ہے۔



مالی سال 17ء میں جولائی تا ستمبر کے دوران فولاد کے شعبے میں 13.0 فیصد کی نمو دکھائی دی جبکہ گذشتہ برس کے اسی دورانیے میں 5.3 فیصد کی کمی آئی تھی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ پاکستان اسٹیل ملز جو کہ سرکاری شعبے میں سب سے بڑا فولاد ساز ادارہ ہے، جولائی 2015ء سے غیر فعال ہے۔ اس صورت حال میں نجی شعبے میں فولاد کی فرموں نے تعمیرات سے متعلق ساز و سامان کی بڑھتی ہوئی طلب سے بخوبی فائدہ اٹھایا۔ اگرچہ اپنی استعداد سے پوری

طرح استفادے کے باعث انھیں پیداواری لاگت کم رکھنے میں مدد ملی، لیکن فولاد کی درآمد پر ریگولیٹری ڈیوٹی (آر ڈی) عائد ہونے اور چینی فولاد کی قیمتوں میں اضافے سے بھی کچھ اعانت ملی۔^{24, 25} تاہم، نجی شعبے کے فولاد سازوں کا منافع ان وجوہات کے باعث دباؤ کا

²² کوئلے کی عالمی قیمتیں جون 2016ء کے 53.2 ڈالر فی ٹن سے تیزی سے بڑھ کر اکتوبر 2016ء میں 90 ڈالر فی ٹن سے زائد ہو گئیں۔ قیمتوں میں یہ اضافہ چین کی جانب سے کانکنی کی پیداوار محدود کرنے اور کانکنی کے دنوں کی تعداد 330 کی بجائے 276 کرنے کے فیصلے کے بعد سامنے آیا۔ مزید برآں چین نے نقل و حمل کے بھی سخت اصول اپنالے ہیں جن کی وجہ سے اداروں کو کوئلہ درآمد کرنا پڑا۔ تاہم، نومبر 2016ء میں چین نے بڑھتی قیمتوں کو قابو کرنے اور پیداوار میں اضافے کے لیے پہلے سے عائد پابندیوں کو ہٹالیا۔

²³ ٹیکسوں میں 40 فیصد سے زائد اضافے کے باوجود مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں خالص منافع کے مارجن بڑھ کر 28 فیصد ہو گئے، جو سال بسال 300 بیس پوائنٹس بہتری ظاہر کرتے ہیں۔ (ماخذ: کمپنیوں کے اعداد و شمار)

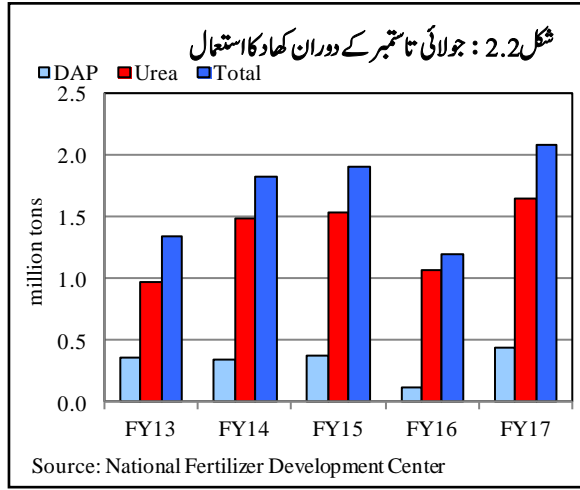
²⁴ 30 فیصد ریگولیٹری ڈیوٹی کے نتیجے میں چین سے درآمد شدہ ری انفورسمنٹ اسٹیل بار کے حجم میں نمایاں کمی آئی ہے جس نے مقامی تیار کنندگان کی پیداوار کو فروغ دیا۔

پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 17ء

شکار رہا (1) تعمیرات میں مستعمل فولاد (ری انفورسمنٹ اسٹیل) کی قیمتوں میں کمی؛ (2) بجلی کی قیمتوں میں فی کلوواٹ پر 1 روپیہ جی ایس ٹی کا اضافہ؛ اور (3) کپاڑ (اسکرپ) پر کسٹم ڈیوٹی میں 1 فیصد کا اضافہ۔

دوا سازی

مالی سال 17ء کے جولائی تا ستمبر کے دوران دوا سازی کی صنعت میں 8.0 فیصد تک نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس کے اسی دورانیے میں 7.2 فیصد کی نمو حاصل ہوئی تھی۔ تاہم، گزشتہ برس کی دواؤں کی پالیسی کے اعلان کے بعد قیمتوں کے ڈھانچے میں شفافیت سے اس کارکردگی میں مزید بہتری کی توقع ہے۔



دوا سازی کی صنعت میں ایک اور پیش رفت 'وزیر اعظم بیمہ صحت اسکیم 2016ء' ہے، جس کے تحت 1.2 ملین گھرانے مفت بیمہ صحت حاصل کریں گے اور ہر کارڈ ہولڈر سالانہ 3 لاکھ روپے کی صحت کی خدمات حاصل کرے گا۔ اگر اس پر عمل درآمد ہو گیا تو یہ ملک میں دوا سازی کی مصنوعات کی طلب میں تیزی سے اضافہ کرے گی۔

کھاد

مالی سال 17ء کے جولائی تا ستمبر کے دوران قدرتی گیس کی ہموار فراہمی (پاور پلانٹ سے حاصل کی گئی اور درآمد شدہ ایل این جی دونوں ہی کے باعث) کھاد کی صنعت کو نموکا موقع ملا۔ تاہم اس صنعت کو درپیش اہم دشواری گزشتہ برس کی کم مانگ کے باعث ملک میں کھاد کے بلند ترین ذخائر تھے۔ حالانکہ مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں کھاد کی فروخت میں کچھ بحالی نظر آئی ہے لیکن یہ کھاد کے 2.6 ملین ٹن کے مجموعی ذخائر استعمال کرنے کے لیے ناکافی تھی (شکل 2.2)۔²⁶ گیس انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ سیس (جی آئی ڈی سی) کے خاتمے سے

²⁵ پگھلاؤ کے کارخانوں کو گزشتہ برس 10 ارب ڈالر نقصانات کے بعد اس برس چین کی فولاد کی مصنوعات کے نرخوں میں تقریباً 50 فیصد اضافہ ہوا ہے (ماخذ: دی

اکنامسٹ - اسٹیل ٹریپ، 29 اکتوبر 2016ء)

²⁶ ستمبر 2016ء کے اختتام پر یورپا کے 1.6 ملین ٹن اور ڈی اے پی کے 0.6 ملین ٹن ذخائر موجود ہیں۔

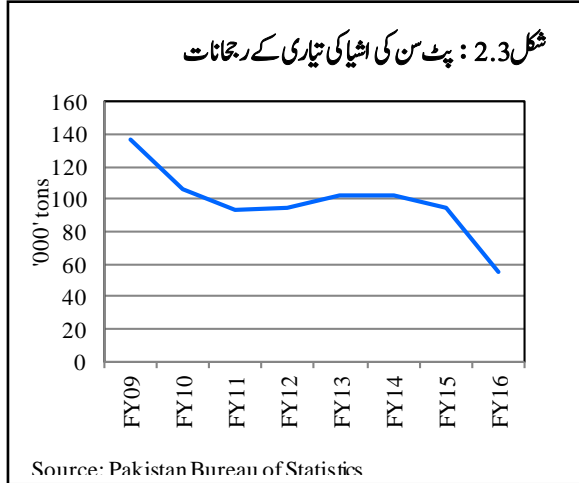
پاکستانی معیشت کی کیفیت

قیمتوں میں ہونے والی متوقع کمی سے مستقبل میں طلب میں بحالی آسکتی ہے۔²⁷ مارکیٹ میں رسد کی بہتات پر قابو پانے کے لیے یورپ کی برآمد ہمت آزما ہوگی کیونکہ پاکستان میں بننے والی یورپا عالمی مارکیٹ میں مسابقت کی حامل نہیں ہے۔^{28,29}

ٹیکسٹائل

ٹیکسٹائل کے شعبے کی کارکردگی سست روی کا شکار رہی کیونکہ مالی سال 17ء کے جولائی تا ستمبر کے دوران (سال بسال بنیاد پر) پٹ سن کی اشیاء کی تیاری میں 52 فیصد سے زائد کمی آئی (شکل 2.3)۔ اسی دوران سوئی دھاگے اور کپڑوں کی تیاری میں معتدل نمود دکھائی دی۔

پاکستان میں پٹ سن کا شعبہ مالی سال 09ء تا مالی سال 11ء کے دوران زبردست دباؤ کی زد میں آیا جب مصنوعی پیکجنگ (مثلاً پولی پروپیلین / پولی اتھائلین) کی طرف منتقلی ہوئی، کیونکہ یہ اجناس کو طویل مدت تک محفوظ رکھنے اور ان کی نقل و حمل کے لیے زیادہ فائدہ



مند تھی۔³⁰ نتیجتاً، صوبائی محکمہ ہائے خوراک اپنے غلے کی اجناس کی بتدریج پٹ سن کے تھیلوں کی بجائے پلاسٹک کے تھیلوں کی طرف منتقل کرنے لگے۔³¹ بعد ازاں، نومبر 2015ء میں بنگلہ دیش نے پٹ سن کی برآمد پر عارضی پابندی عائد کی جس کے باعث پاکستان میں پٹ سن کے تیار کنندگان کے لیے خام مال کی لاگت میں اضافہ ہو گیا۔³² اس کے نتیجے میں پٹ سن کے تھیلوں کی لاگت میں ہونے والے اضافے نے مارکیٹ میں دستیاب

²⁷ گیس انفراسٹرکچر محصول ایکٹ کو کالعدم قرار دینے کا سندھ ہائی کورٹ کا فیصلہ اس شعبے کے لیے انتہائی مثبت پیش رفت ہے۔ تاہم، اگر حکومت نے اس فیصلے کے خلاف عدالت عظمیٰ میں اپیل کی تو کھاد کی منڈی میں قیمتیں نرخ کے حوالے سے پھر بے یقینی پیدا ہو جائے گی۔

²⁸ ریجنل یونین کے خاتمے پر یورپا کا اسٹاک 1.4 ملین ٹن متوقع ہے، 0.6 ملین ٹن بطور محفوظ ذخیرہ رکھ لیا جائے تو 0.8 ملین ٹن یورپا برآمد کے لیے دستیاب ہے۔

²⁹ یورپا کے 50 کلوگرام تھیلے کی قیمت عالمی مارکیٹ میں تقریباً 250 ڈالر فی ٹن ہوگی جو کہ ملک میں بننے والی یورپا کی قیمت (320 ڈالر فی ٹن) سے خاصی کم ہے۔

³⁰ غلے کو طویل مدت تک ذخیرہ کرنے کے لیے اب بھی پٹ سن کے تھیلے کو ترجیح دی جاتی ہے، لیکن یہ اپنے متبادل کی نسبت مہنگے ہیں۔ مثال کے طور پر، اگر ایک پلاسٹک کا تھیلا 60 روپے میں دستیاب ہو تو اسی طرح کا 100 کلو گنٹا کپٹ سن کا تھیلا 100 روپے سے زائد کا ہوتا ہے۔

³¹ پٹ سن کی صنعت غلہ ذخیرہ کرنے کے حوالے سے حکومت کی مانگ پر زیادہ تر انحصار کرتی ہے، لیکن یہ اپنی کچھ مصنوعات برآمد بھی کرتی ہے۔

³² تقریباً 99 فیصد خام مال درآمد شدہ ہوتا ہے۔ اگرچہ مقامی صنعت نے پنجاب کی کاشت پٹ سن کو فروغ دینا شروع کیا ہے، لیکن یہ ابھی بہت محدود پیمانے پر ہے۔

تبادل کے مقابلے میں ان کی مسابقت ختم کر دی۔ تحقیق، اختراعات و ترقی کے فقدان اور زیادہ افرادی قوت والے پراسیس کے باعث یہ صنعت دباؤ کا شکار ہے۔³³ اس کے نتیجے میں فعال فیکٹریاں 5 سے بھی کم رہ گئی ہیں جبکہ دو عشرے پہلے 18 فیکٹریاں تھیں۔³⁴

غذا

غذا کی پیداوار میں کمی زیادہ تر سگریٹ کے شعبے پر مرکوز رہی جس میں مالی سال 17ء کے بجٹ میں فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں کافی اضافے سے نہ صرف اس کی پیداوار بری طرح متاثر ہوئی، بلکہ اس سے مارکیٹ میں اسمگل شدہ اور نقلی سگریٹ کی مانگ میں بھی اضافہ ہوا۔ ایک بڑے وغیرہ رسمی شعبے کی موجودگی اس صنعت کے اصل کھلاڑیوں کی موجودگی کو کمزور کر رہی ہے اور ملکی وغیرہ ملکی سرمایہ کاری دونوں کی حوصلہ شکنی کی بھی ایک اہم وجہ ہے (بکس 2.2)۔

بکس 2.2: پاکستان میں اصلی سگریٹ کی صنعت کے لیے دشواری: سگریٹوں کی غیر قانونی منڈی³⁵

رسمی شعبے میں تمباکو کی صنعت کو ڈیوٹی چوری کرنے والے بڑی نمایاں نمو کے باعث مسابقتی دباؤ کا سامنا ہے۔ بالخصوص، مالی سال 17ء کے لیے وفاقی بجٹ میں بلند فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کے باعث قیمتوں میں اضافے سے ایکسائز ٹیکس چوری کرنے والے سگریٹ بہت سستے ہو گئے ہیں اور ٹیکس ادا کرنے والی برانڈز کی نسبت ان کی مانگ میں بھی زیادہ ہے۔³⁶ نتیجتاً، نہ صرف اس صنعت کے اصلی اور ٹیکس ادا کرنے والے بڑے فروخت کے حجم میں کمی کا سامنا ہے بلکہ حکومت کے محاصل میں بھی کمی ہو رہی ہے۔³⁷ عام طور پر ان تین طریقوں سے سگریٹ پر ٹیکس چوری کی جاتی ہے:

- (1) کمرشل استعمال کے لیے درآمد پر (اسے بین الاقوامی ٹرانزٹ برانڈز بھی کہا جاتا ہے)، جس میں عائد کردہ ٹیکسز میں ڈیوٹی، ایکسائز، اور سیلز ٹیکس شامل ہیں۔ ان مصنوعات نے یا تو ٹیکس ادا ہی نہیں کیا ہوتا یا بہت کم ٹیکس ادا کیا ہوتا ہے۔
- (2) غیر اعلانیہ مقامی سطح پر تیاری یا ڈیوٹی ادا نہ کی گئی (ڈی این پی)، اس صورت میں مصنوعات تیار اور فروخت کی جاتی ہیں لیکن مقامی ٹیکسوں کی ادائیگی نہیں کی جاتی۔ یہ مصنوعات مصدقہ فیکٹریوں میں تو تیار کی جاسکتی ہیں لیکن متعلقہ حکام پر ظاہر نہیں کی جاتی ہیں، یا یہ غیر رسمی طور پر تیار کی جاسکتی ہیں۔
- (3) تیسری صورت جعلی اشیاء کی ہے جو کہ املاک دانش کے حقوق (آئی پی آر) کی بھی خلاف ورزی ہے۔ یہ مصنوعات کسی اصلی برانڈ کی مصنوعات کی بعینہ نقل یا ملٹی جلیقی نقل ہوتی ہیں۔ اپنی تعریف کے لحاظ سے یہ مصنوعات غیر قانونی ہیں کیونکہ ان کا تیار کنندہ برانڈ کے اصلی مالک کی جانب سے برانڈ کے اثاثے بنا کر استعمال کرنے کا مجاز نہیں ہوتا۔ جعلی سگریٹ مقامی مارکیٹ یا برآمد کے لیے بھی بنائی جاسکتی ہیں۔

³³ پٹ سن کی صنعت میں تیاری کی لاگت میں مز دوری کا تناسب تقریباً 20 فیصد ہے، جبکہ ٹیکسٹائل میں یہ 7 فیصد اور پولیٹر صنعت میں 3 فیصد ہے (ماخذ: پاکستان جیوٹ ملز ایسوسی ایشن)

³⁴ پاکستان جیوٹ ملز ایسوسی ایشن کے مطابق صنعت کی کل پیداواری استعداد سالانہ ایک لاکھ ٹن ہے جبکہ مالی سال 16ء میں 55377 ٹن پیداوار ہوئی۔

³⁵ پاکستان میں سگریٹ کی غیر قانونی منڈی مجموعی طلب کے 40 فیصد تک پہنچ چکی ہے (ماخذ: پاکستان ٹوبیکو کمپنی، مالی دستاویزات، ستمبر 2016ء)

³⁶ ایس آر او 473 (I) / 2016ء کے تحت حکومت نے سگریٹ پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی دو مراحل میں بڑھائی۔ پہلے مرحلے کے دوران 30 نومبر 2016ء تک ایکسائز ڈیوٹی 4000 روپے فی ہزار سگریٹ تھی۔ دوسرے مرحلے میں یکم دسمبر 2016ء سے یہ شرح مزید اضافے کے بعد 4،400 روپے ہو جانے لگی۔

³⁷ مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں سگریٹ پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کم ہو کر 5.5 ارب روپے رہ گئی جبکہ مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی میں یہ 10.1 ارب روپے تھی۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

بہر حال، مجموعی شعبہ خوراک آئندہ مہینوں تک بحال ہو جائے گا کیونکہ (الف) گنے کی بہتر فصل سے چینی کی پیداوار میں اضافہ ہو گا؛ اور (ب) چینی کی بین الاقوامی قیمتوں میں حالیہ اضافے سے چینی کی برآمدات میں آسانی کے باعث چینی کی ملوں کی سیالیت کی صورت حال بہتر ہو جائے گی۔

پیٹرولیم، تیل اور لبریکنٹس (پی او ایل)

پیٹرولیم مصنوعات کے معیار و پیمانہ بندی کو بہتر بنانے کے لیے مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پالیسی میں تبدیلی آئی جس کی وجہ سے مقامی ریفائنریوں کے تیار کردہ اور تیل کی تشہیری کمپنیوں (اوایم سیز) سے درآمد شدہ پی او ایل کی کارکردگی محدود ہوئی۔³⁸ تاہم پی او ایل مصنوعات کی فروخت میں اضافہ جاری ہے (جدول 2.7)۔ زیادہ تر مقامی ریفائنریاں 92 آر او این پر بیمہ موٹر گیسولین تیار کرنے کی اہل نہیں ہیں لہذا اس مدت کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی درآمد سے صاف شدہ پیٹرولیم مصنوعات پر بڑھتا ہوا انحصار ظاہر ہوتا ہے۔^{40,39} کاروں کی بڑھتی ہوئی فروخت کے باعث پی او ایل شعبے کا منظر نامہ سازگار ہے۔

چمڑے کی مصنوعات

برآمدات میں کمی کی وجہ سے چمڑے کی صنعت کی

کارکردگی بھی زوال کا شکار رہی، جس کی وجہ حریف

ممالک (مثلاً چین، بھارت اور بنگلہ دیش) کے مقابلے

میں تیاری کی بلند لاگت تھی۔ چمڑے اور مصنوعات کی

برآمدات مالی سال 2014ء کی پہلی سہ ماہی کے 325

ملین ڈالر سے مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی تک 238

ملین ڈالر مسلسل زوال پذیر ہیں۔

جدول 2.7: صنعتی تیل کی فروخت

ہزار ٹن

| سال سال تبدیلی (فیصد) | م س 17ء پہلی سہ ماہی | م س 16ء پہلی سہ ماہی |
|--------------------------|-------------------------|-------------------------|
| فرنس ایل | 2,777 | 2,220 |
| ہائی اسپیڈ ڈیزل | 1,820 | 1,661 |
| موٹر اسپرٹ | 1,661 | 1,372 |
| دیگر | 284 | 279 |
| کل | 6,542 | 5,531 |

ماخذ: تیل کی کمپنیوں کی مطابقتی کونسل

³⁸ حکومت نے حالیہ مستعمل پست معیار کے (87 ریسرچ اوکٹین نمبر) پیٹرول کی جگہ اعلیٰ معیار کا 92 آر او این لانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس اقدام سے کم دھوئیں اور انجن کی بہتر صفائی سے آلودگی کم کرنے میں مدد ملے گی، جبکہ صارفین کو گاڑی کا بہتر لطف میسر آئے گا۔

³⁹ اہلک ریفائنری کے سوا تمام مقامی ریفائنریاں 90 آر او این پر بیمہ موٹر گیس (پی ایم جی) تیار کریں گی۔ اعلیٰ معیار کے ایندھن کی طرف منتقلی کے لیے متبادل ٹیکنالوجی کی خاطر کثیر سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔

⁴⁰ پیٹرولیم مصنوعات کی درآمد مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران دوگنی ہو کر 4.93 ملین ٹن ہو گئیں، گزشتہ برس اسی مدت میں یہ 2.47 ملین ٹن تھیں۔

2.4 خدمات

حکومت نے مالی سال 17ء میں خدمات کے شعبے کی نمو کا ہدف 5.7 فیصد طے کیا ہے جو گزشتہ برس کی حاصل کردہ سطح پر برقرار ہے۔ سالانہ منصوبہ برائے مالی سال 17ء کے مطابق، اجناس کی پیداوار کے شعبے کی اچھی کارکردگی (بہتر توانائی اور مالیات کے باعث) خدمات کے شعبے کی بدنی نمو میں مددگار ہوگی۔

گزشتہ سال کے مقابلے میں اس برس شعبہ فصل کی بہتر کارکردگی اور اور بڑے پیمانے کی اشیاء سازی میں متوقع بحالی سے تھوک اور خردہ فروشی کاروبار، جو خدمات کا سب سے بڑا ذیلی شعبہ ہے، پر مثبت اثرات پڑیں گے۔

اسی طرح نقل و حمل کے اہم اظہاریے حوصلہ افزا تصویر پیش کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کمرشل گاڑیوں کی فروخت اور درآمد اور پیٹرولیم مصنوعات میں غیر معمولی نمو ہوئی ہے۔⁴¹ بعینہ، سڑکوں کے جال کی جاری توسیع و تعمیر اور سی پیک کے تحت ٹرانزٹ ٹریڈ کے آغاز سے ملک کے نقل و حمل کے شعبے کو بہت فائدہ ہوگا۔

مالیات اور بیمہ میں مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بینکاری شعبے کے بعد از ٹیکس منافع گھٹ کر 71 ارب روپے رہ گئے، جو کہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں حاصل ہونے والے منافع سے 11.9 فیصد کم تھے (جدول 2.8)۔ مزید یہ کہ، ملکی تاریخ کی سب سے کم

شرح سود کے باوجود نجی شعبے کو قرض گیری سست

روی کا شکار رہی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ کچھ بڑے

کارپوریٹ اداروں کے پاس کافی سیالیت دستیاب

تھی۔ ایک مثبت پیش رفت یہ ہے کہ گزشتہ برس

رقم کے لین دین پر ود ہولڈنگ ٹیکس بڑھنے کی وجہ

سے ہونے والی کمی کے بعد اب امانتوں میں بتدریج

اضافہ ہو رہا ہے۔

جدول 2.8: شعبہ بینکاری کی کارکردگی (جولائی تا ستمبر)
ملین روپے

| م 16ء | م 17ء | |
|----------|----------|----------------------|
| 80,637 | 71,046 | منافع قبل از ٹیکس |
| 504,626 | -196,819 | سرمایہ کاری (خالص) |
| -16,212 | -127,746 | قرضے (عمومین کال کر) |
| -254,751 | 67,903 | امانتیں |
| | | ماخذ: اسٹیٹ بینک |

⁴¹ اسی مدت میں ٹرکوں اور بسوں کی فروخت بالترتیب 60 فیصد اور 72.4 فیصد بڑھ گئی۔ ٹرکوں، بسوں اور دیگر بھاری گاڑیوں کی درآمدات میں مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں 50.2 فیصد کا متاثر کن اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی میں 61.4 فیصد نمو ہوئی۔ مزید برآں، پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی میں گزشتہ سال کی اسی مدت سے بلحاظ مقدار 93 فیصد بڑھ گئیں۔ آخراً، زیر جائزہ مدت میں موٹر اسپرٹ کی فروخت 21 فیصد بڑھی۔